رسائل و مسائل

سائنس اور انجینیرنگ کی ترقی قرآن شریف کی مدد سے

سوال: مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ میرا ایمان ہے کہ قرآن شریف ہمیں ہر شعبۂ زندگی میں رہنمائی عطا فرماتا ہے تو سائنس اور انجینیرنگ کی ترقی اور نئے نئے سائنسی راز جاننے کے لیے بھی اس میں بہت سے ایسے اشارے ملتے ہیں جس کی مدد سے یہ مسلمان اس میدان میں ترقی کر کے انسانی فلاح و بہبود اور اپنے دفاع میں بھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ قرآن شریف سے اپنے فارغ وقت میں میں نے چند ایسے راز جاننے کی کوشش کی ہے۔ چونکہ میں نے ایک ادنیٰ اسا اٹامک انرجی کا انجینیر اور سائنسدان ہونے کی حیثیت سے ان چیزوں کے معنی اپنے نقطہ نگاہ سے اور اپنے ہی نظریہ سے سمجھنے کی کوشش کی ہے اس لیے اس کے صحیح مفہوم سمجھنے اور وضاحت کے لیے براہ کرم ان آیات کا مطلب مجھے سمجھا دیں تاکہ میں اپنی تحقیق سائنس کے اس شعبے میں صحیح طرح سے جاری رکھ کر مسلمانوں کے لیے کوئی نئی چیز ایجاد کر سکوں۔

سورۃ	آیات
۱۔ ھود	۹۴ - ۹۵
۲۔ الحجر	۸۳ - ۸۴
۳۔ المومنون	۴۱
۴۔ یٰسٓ	۲۸ - ۲۹
۵۔ صٓ	۱۴ - ۱۵

۶- الحاقه - ۱-۲-۳-۴-۵، ۱۳-۱۴-۱۵

۷- القارعه - ۱-۲-۳-۴-۵

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات ہیں جو میں بعد میں بتادوں گا - ان آیات کی مدد سے ہم ایٹمی شعاعوں، ایٹم کی حیثیت، زمین کی گردش، آواز وغیرہ کے آپس کے INTERACTION کے متعلق تحقیق کر رہے ہیں۔

جواب: آپ اپنی سائنس کی تحقیق کے متعلق مجھ سے گفتگو کرنے تشریف لائے تھے لیکن اس روز میری طبیعت اتنی خراب تھی کہ میں نے مجبوراً تفصیل کے ساتھ بات کرنے سے معذرت کر دی تھی۔ اس کے بعد جو خط آپ میرے دفتر میں چھوڑ گئے تھے اس کو بھی میں بیماری کی وجہ سے بہت دنوں تک نہیں دیکھ سکا۔ آج آپ کی پیش کردہ آیات کے متعلق سوالات کا بہت اختصار کے ساتھ جواب عرض کرتا ہوں:

۱- سورۂ ہود، آیات ۹۴ - ۹۵ - یہ حضرت شعیبؑ کی امت کے بارے میں ہیں۔ حضرت شعیبؑ کی اُمت پر عذاب آنے کی صورت یہ بیان کی گئی ہے کہ ایک "صَیحہ" نے اُن کو آ لیا اور وہ تباہ ہو گئے - صیحہ عربی زبان میں زور کی آواز یا چیخ اور کڑکے کے لیے بولا جاتا ہے - میں نے موقع و محل کے لحاظ سے اس کا ترجمہ "زبردست دھماکہ" کیا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک غیر معمولی سخت آواز انسانوں اور اُن کی بستیوں کے لیے تباہ کن ہوتی ہے۔ اس کا تجربہ بھی مدت دراز سے اس دُنیا میں ہوتا رہا ہے - یہی لفظ "صیحہ" قیامت کے ذکر میں بھی سورہ یٰسٓ آیت ۴۹ میں بیان ہوا ہے۔ اور اسی کو قرآن میں لفظ "صُور" سے بھی بیان کیا گیا ہے - مثلاً سورہ الزمر، آیت ۶۸ میں آیا ہے کہ: ونفخ فی الصور فصعق من فی السمٰوٰت ومن فی الارض ...... (اور اس روز صُور پھونکا جائے گا اور وہ سب مر کر گر جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں......) - دونوں قسم کی آوازوں میں جو فرق قرآن مجید کے مختلف مقامات سے ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک زور کی آواز تو وہ ہے جو محدود پیمانے پر کسی ایک علاقے میں بلند ہو اور وہ اُسی علاقے کے لوگوں کو تباہ کرے - اور دوسری قسم کی زبردست آواز وہ ہے جو نہ صرف پوری زمین پر بلکہ آسمانوں تک بلند ہوگی اور تمام مخلوق کو ہلاک کر دے گی - بہر حال اس سے آواز کی طاقت کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کان ہی نہیں پھاڑ دیتی بلکہ ہلاک کر ڈالتی ہے۔ کبھی اس کی طاقت سے ایک قوم ہلاک ہوتی ہے اور کبھی اس کی طاقت سے قیامت برپا ہو جاتی ہے۔ اس فرق کا انحصار

(INTENSITY OF SOUND) پہ ہے جو ہوا کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے اور اشیاء پر اثرانداز ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ قیامت کے صور کی آواز ہوا کے بجائے کسی اور عنصر کے ذریعے سے بلند ہو، کیونکہ وہ صرف زمین تک محدود نہیں ہوگی بلکہ زمین سمیت آسمانوں تک پر محیط ہوگی اور ہوا زمین کے گرد ایک محدود دائرے تک ہی پائی جاتی ہے اس کے آگے خلا میں نہیں ہے۔

۲۔ الحجر، آیت ۸۳، ۸۴ = یہ آیات قوم ثمود (اصحاب الحجر) کے بارے میں ہیں۔ اس سے پہلے اسی سورہ کی آیت ۷۳، میں بھی اس عذاب کے لیے جو قوم لوط پر آیا تھا "صیحہ" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کی وضاحت میں نے اُوپر کر دی ہے۔ آیت ۷۳، میں قوم لوط کے متعلق صیحہ کا جو اثر بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اُن کی بستیاں اُلٹ گئیں یعنی اُن کی چھتیں زمین پر آ رہیں۔ یہ آواز کی اُس طاقت کو ظاہر کرتا ہے جو آدمیوں ہی کو ہلاک نہیں کرتی بلکہ معذّب قوم کی بستیوں کو بھی تلپٹ کر دیتی ہے۔ جہاں تک آیت ۸۳، ۸۴ کا تعلق ہے، میں نے خود قوم ثمود کا علاقہ دیکھا ہے۔ اس میں تمام علاقے کے پہاڑ تہ سے لے کر چوٹی تک کھِیل کھِیل ہو گئے ہیں۔ یہ آواز کی اس طاقت کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ پہاڑوں تک کو جھنجوڑ ڈالتی ہے اور ان کو پارہ پارہ کر دیتی ہے۔

۳۔ سورہ المؤمنون، آیت ۴۱ = یہ بھی قوم ثمود ہی کے بارے میں ہے۔ اس میں صیحہ کی تباہی اس حد تک بیان کی گئی ہے کہ "ہم نے اس کو خس بنا کر رکھ دیا"۔ اس سے آواز کی طاقت یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ انسان کو صرف ہلاک ہی نہیں کرتی بلکہ اس کے جسم تک کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہے۔

۴۔ سورہ یٰسٓ، آیت ۲۸، ۲۹ = یہ ایک قوم کے متعلق ہے جس کا قرآن میں نام نہیں لیا گیا۔ وہ بھی "صیحہ" سے تباہ ہوئی اور اس کے متعلق صیحہ کی تاثیر یہ بیان کی گئی ہے کہ 'فاذا ھم خامدون' (یکایک وہ بُجھ کے رہ گئے)۔ بالفاظ دیگر اُن کی شمع حیات گل ہو گئی۔ ہو سکتا ہے کہ "خامدون" کا مطلب یہ ہو کہ اُن کے جسم کی حرارت ختم ہو گئی جس سے وہ مر گئے۔

۵۔ سورہ ص، آیت ۱۴، ۱۵ = اس میں اہل مکہ کو خوف دلایا گیا ہے کہ اگر وہ نہ مانے یا ایمان نہ لائے یا رسول اللہؐ کو جھٹلانے پر مُصر رہے تو دوسری قوموں کی طرح اُن پر بھی ایک "صیحہ" آئے گا جس کے بعد پھر دوسرا صیحہ نہ ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ ایک ہی صیحہ اُن کو تباہ کرنے کے لیے کافی ہوگا۔ دوسرے صیحہ کی نوبت نہیں آئے گی۔ مَا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ کا دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس صیحہ سے اُن کی

تباہی میں اتنی دیر بھی نہ لگے گی جتنی دیر اونٹنی کا دودھ نچوڑتے وقت ایک دفعہ سونتتے ہوئے تھن میں دوبارہ سونتنے تک دودھ اترنے میں لگتی ہے۔ یہ بات اہل عرب کو یہ بتانے کے لیے بیان کی گئی ہے کہ اس آواز کی طاقت یکایک ان کو ہلاک کردے گی۔ اس کی نوبت نہیں آئے گی کہ کوئی شخص گر کر کچھ دیر تڑپتا رہے۔

۶۔ سورۃ الحاقہ، آیت ۱ تا ۵ اور ۱۳ تا ۱۵ = پہلی تین آیات میں قیامت کے لیے "الحاقہ" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا آنا بالکل برحق ہے اور وہ آکر رہے گی۔ اسی بات کو میں نے اپنے ترجمے میں "ہونی شدنی" کے الفاظ سے ادا کیا ہے۔ آیت نمبر ۴ میں اسی قیامت کے لیے "قارعہ" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ قرع عربی زبان میں ٹھوکنے، کوٹنے، کھڑکھڑانے اور ایک چیز کو دوسری چیز پر مار دینے کے لیے بولا جاتا ہے۔ اس کی تفصیلی کیفیت آیت ۱۳، ۱۴ میں یہ بیان کی گئی ہے کہ "جب ایک ہی دفعہ صور پھونک دیا جائے گا اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔" پھر آیت ۱۶ میں اسی کیفیت کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ "صور پھونکنے کے اس فعل کی بدولت آسمان پھٹ جائے گا اور اس کی بندش ڈھیلی پڑ جائے گی۔" بالفاظ دیگر تارے اور سیارے جن مداروں پر قائم ہیں ان سے وہ بکھر جائیں گے اور ان کے درمیان جو جگہ (SPACE) رکھی گئی ہے وہ سب درہم برہم ہو جائے گی۔ یہ القارعہ ہی کی واضح تشریح ہے اور قرآن میں جگہ جگہ اس کی مزید تفصیلات بیان کی گئی ہیں اور بتایا گیا ہے کہ یہ سب نفخ صور کی بدولت ہوگا۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ صور سے جو چیز بلند ہوگی وہ محض آواز نہیں ہوگی بلکہ کوئی ایسی طاقتور چیز ہوگی جو زمین اور پہاڑوں کو ٹکرا کر ریزہ ریزہ کردے گی اور نظام فلکی کو درہم برہم کر ڈالے گی۔ آیت ۵ میں ثمود کی تباہی کا سبب طاغیہ بیان کیا گیا ہے جس سے مراد سخت حادثہ ہے۔ اسی حادثہ کو سورہ اعراف میں "رجفہ" کہا گیا ہے جس سے مراد زبردست زلزلہ ہے اور اسی کو سورہ ہود میں صیحہ بیان کیا گیا ہے جس کی تشریح اوپر بیان کر چکا ہوں اور سورہ حم السجدہ میں اس کو "صاعقۃ العذاب" (عذاب کا کڑاکا) کہا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم ثمود پر صرف ایک زبردست آواز ہی کا عذاب نہیں آیا تھا بلکہ ساتھ ساتھ زلزلہ بھی آیا تھا۔ پھر آیت ۶ میں قوم عاد کی تباہی کا ذکر ہے جس میں ہوا کی طاقت کو بیان کیا گیا ہے کہ اس نے پوری قوم عاد کو تباہ کر دیا اور وہ کٹے ہوئے کھجور کے درختوں کی طرح گر گئے۔

۷۔ سورۃ القارعہ کے متعلق لفظ القارعہ کی تشریح میں اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ یہاں قیامت ہی کے لیے ٹھونکنے والی چیز کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ ٹھکائی ایسی زبردست ہوگی کہ انسان پروانوں کی طرح بکھر جائیں گے اور پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کی طرح ہو جائیں گے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کچھ دوسرے آثار بیان کیے گئے ہیں جن کا تعلق آواز یا ہوا سے نہیں ہے۔